95280 ـ فٹ بال میچ دیکھنے کا حکم

سوال

کیا ٹی وي پر فٹ بال میچ چاہے وہ ملکی ہو یا غیر ملکی حلال ہے یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مستقل فتاوی کمیٹی کے سامنے اس جیسا ہی ایك سوال پیش کیا گیا ذیل میں ہم سوال اور جواب پیش کرتے ہیں:

ورلڈ کپ کھیلوں کے میچ دیکھنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" فٹ بال میچ جو مال وغیرہ انعام پر کھیلا جائے وہ حرام ہے؛ کیونکہ یہ قمار بازی اور جوا ہے؛ اس لیے کہ عوض اسی چیز پر لینا جائز ہے جس میں شریعت نے اجازت دی ہے، اور وہ گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ اور تیر اندازی ہے، اس بنا پر ان میچ میں جانا حرام ہے، اور اسطرح اسے دیکھنا بھی، جسے علم ہو کہ یہ معاوضہ پر کھیلا جا رہا ہے اس کے لیے وہاں جانا اور اسے دیکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میچ میں جانا اس کو صحیح قرار دینا ہے.

لیکن اگر یہ میچ اور مقابلے بغیر کسی عوض کے ہوں اور اللہ تعالی کے واجب کردہ اعمال مثلا نماز وغیرہ سے مشغول بھی نہ کریں، اور کسی ممنوعہ کام پر بھی مشتمل نہ ہوں مثلا ستر ننگا کرنا، یا مرد و عورت کا اختلاط، یا پھر موسیقی وغیرہ دوسرے گانے بجانے کے آلات نہ ہوں تو پھر اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

عبد العزیز بن عبد اللہ باز

عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ

صالح بن فوزان الفوزان

بکر بن عبد اللہ ابو زید." انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15 / 238).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

نیکر پہن کر کھیلنے اور ورزش کرنے، اور اس عمل کو دیکھنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

جب کسی واجب کی ادائیگی میں خلل پیدا نہ ہو اور اس سے مشغول نہ کرے تو کھیل اور ورزش جائز ہے، لیکن اگر وہ واجب چیز سے روك دے اور اس میں خلل پیدا کرے تو یہ حرام ہو گی.

اور اگر انسان اسے عادت ہی بنا لے کہ اس کا اکثر وقت اسی میں گزرتا ہو تو یہ وقت کا ضیاع ہے، تو اس حالت میں یہ کم از کم مکروہ ہو گی.

اور اگر کھیلنے اور ورزش کرنے والا نیکر پہنے اور اس کی ران یا اس کا اکثر حصہ ننگا ہو تو یہ جائز نہیں، کیونکہ صحیح یہی ہے کہ نوجوان اپنی رانیں چھپا کر رکھیں اور اسے ننگا مت کریں، اور اس حالت میں کھیلنے والوں کو دیکھنا بھی جائز نہیں، کیونکہ انہوں نے ستر ننگا کر رکھا ہے " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیة (4 / 431).

واللہ اعلم .